لیبیا

مولانا محمد انیس رشید

''عالم ناتمام'' کے تحت اسلامی ممالک میں سے کسی ایک ملک کا تعارف پیش کیا جاتا ہے جس میں اس کے ماضی، حال اور مستقبل پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ اس بار ''لیبیا'' کا تعارف ہدیۂ قارئین ہے۔ (ادارہ)

لیبیا کا شمار براعظم افریقہ کے بڑے ممالک میں ہوتا ہے، اس کے شمال میں بحیرہ روم، مشرق میں مصر، جنوب مشرق میں سوڈان، جنوب میں چاڈ اور نائیجریا جب کہ مغرب میں الجزائر اور تیونس واقع ہیں۔ لیبیا کی مشرق سے مغرب تک لمبائی ۱۶۹۰ کلومیٹر اور شمال سے جنوب چوڑائی ۱۴۹۷ کلومیٹر ہے۔ ملک کا وسیع رقبہ صحرائی ہونے کی وجہ سے یہ ملک کھیتی باڑی اور کاشت کاری کے لیے موزوں نہیں ہے، اس کا پچاسی (۸۵) فیصد رقبہ صحرائی ہے، یہاں ریگستان، بنجر زمین، پتھریلے میدان اور عریاں پہاڑ ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں، ظاہر ہے ایسی صورت حال میں کاشت کاروں کو ان کی محنت کا ثمرہ بہت کم مل سکتا ہے۔ ملک میں دو پہاڑی سلسلے ہیں، شمال مغرب میں جبل اخضر کا پہاڑی سلسلہ جو بن غازی کے مشرق میں واقع ہے۔ دوسرا پہاڑی سلسلہ جنوب مغرب میں پھیلا ہوا ہے، اس سلسلے کو جبل صحارا کہا جاتا ہے۔ بارش کی کمی کی وجہ سے لیبیا میں کوئی ایسا دریا نہیں ہے جو سال بھر چلتا رہے اور اس میں پانی موجود ہو۔

لیبیا کا رقبہ ۱۷۵۹۵۴۰ کلومیٹر ہے، اس کی آبادی پچپن (۵۵) لاکھ سے زائد ہے۔ دارالحکومت کا نام ترپیولی ہے، بڑے شہروں میں بن غازی، طرابلس، مسراطہ، طبروق، درنہ، البیضاء، الخمس، غریان، عذامس وغیرہ شامل ہیں۔ یہاں کی آبادی کا اٹھانوے فیصد مسلمانوں پر مشتمل ہے، باقی دو فیصد لوگ عیسائی ہیں۔ سرکاری زبان عربی ہے جب کہ بربر اور عربی زبانیں بھی استعمال ہوتی ہیں۔ یہاں کا موسم انتہائی گرم اور خشک ہوتا ہے تاہم ساحلی علاقوں میں موسم معتدل رہتا ہے۔ یہاں کی زرعی پیداوار میں کھجور، زیتون، ٹماٹر، آلو، انگور، گندم، سنگترہ، جو، بادام، لیمو اور انجیر شامل ہیں۔

لیبیا کی تاریخ کافی پرانی ہے، ظہور اسلام سے قبل یہاں رومیوں کا قبضہ تھا۔ ۶۴۵ء میں مسلمان فاتحین نے طرابلس کو مسخر کیا اور اسلام کی کرنوں سے یہ علاقہ منور ہوا۔ ۱۵۱۰ء میں اسپین کے شاہ فرڈیننڈ نے طرابلس پر قبضہ اور یہ قبضہ ۱۵۵۱ء تک برقرار رہا اس کے بعد سلطان سلیمان اعظم کے دور میں عثمانی ترکوں نے اسے شاہ اسپین کے قبضہ سے آزاد کرایا۔ ۱۸۳۷ء میں محمد بن علی السندسی نے سندسی السلامی تحریک کی بنیاد رکھی۔ آگے چل کر اس تحریک کو عوام

میں زبردست پذیرائی حاصل ہوئی جس کے نتیجے میں یہ تحریک زبردست دینی اور سیاسی تحریک بن گئی۔ ۲۹ ستمبر ۱۹۱۱ء کو اٹلی نے اپنی فوجیں طرابلس پر اتار دیں اور ترکوں کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ ۱۹۱۲ء میں ترکوں نے علاقے میں اطالوی قبضہ کو تسلیم کر لیا، تاہم سنوسی تحریک کے مجاہدین دشمن کے مقابلے میں صف آرا ہو گئے، اس جنگ کی کافی شہرت ہوئی، اسے دنیا آج بھی ''جنگ طرابلس'' کے نام سے یاد کرتی ہے۔ ۱۹۲۲ء میں استعماری طاقتوں نے لیبیا کو تین علاقوں میں تقسیم کر دیا۔ ❶ طرابلس ❷ سائرینیکا ❸ الفیزان۔ اور بے شمار عقوبت خانے قائم کر دیے، اس دوران سنوسی تحریک کے رہنما امام عمر المختار نے عوام کو اطالوی استعمار کے خلاف متحد کیا اور ظالموں اور دشمنوں کے خلاف طویل مزاحمتی جنگ لڑی۔ برسہا برس کی طویل لڑائی کے بعد ۱۹۳۱ء میں اطالوی فوج نے عمر مختار کو گرفتار کر کے انھیں پھانسی دے دی۔ ان کو پھانسی دینے کے لیے اور اس عظیم رہنما کی تذلیل (اپنی تئیں) کے مناظر دکھانے کے لیے اطالویوں نے ایک بڑی تقریب منعقد کی۔ بیس ہزار باشندوں کو زبردستی پھانسی گاہ میں جمع کیا گیا۔ شاید اطالویوں نے یہ سوچ کر اتنے بڑے اجتماع کا اہتمام کیا تھا کہ مسلمان اس ''عبرتناک'' منظر کو دیکھ کر آئندہ اپنی جہادی سرگرمیوں سے توبہ کر لیں گے، تاہم نتیجہ اس کے برعکس ہوا، اہل طرابلس کے اندر جذبۂ جہاد اور مزاحمتی شعلہ مزید تیز ہو گیا۔

دوسری جنگ عظیم کے دوران لیبیا جرمن جرنیل رومیل اور برطانوی جرنیل منٹگمری کے درمیان ہونے والے خوفناک لڑائی کا مرکز بن گیا، جنگ عظیم کے نتیجے میں یہاں سے اٹلی کی حکومت ختم ہو گئی، ۲۳ جنوری ۱۹۴۳ء کے بعد لیبیا، فرانس اور برطانیہ کی فوجی حکومت کے زیر کنٹرول آ گیا۔ برطانیہ نے یہاں ایک عبوری حکومت تشکیل دی، ڈیڑھ لاکھ اطالوی، یہاں سے چلے گئے۔ ۲۴ دسمبر ۱۹۵۱ء کو لیبیا آزاد ملک بن گیا۔ یکم جنوری ۱۹۵۲ء کو آئینی بادشاہت کا اعلان ہوا، مقامی کونسل نے امام سنوسی کے پوتے سید محمد ادریس مہدی سنوسی کو ملک کا بادشاہ اور حکمران منتخب کیا، انھوں نے شاہ ادریس اول کے نام سے حکمرانی کا آغاز کیا۔ ۱۹۵۷ء میں فیزان کے مقام پر تیل دریافت ہوا تو لیبیا افریقہ میں تیل پیدا کرنے والا پہلا بڑا ملک بن گیا۔

لیبیا دنیا کا پہلا ملک تھا جس نے اقوام متحدہ کی سرپرستی اور حمایت سے آزادی حاصل کی اور بظاہر ملک سے اطالوی استعمار کا خاتمہ ہوا۔ تاہم یہ ایک حقیقت ہے کہ اقوام متحدہ چونکہ روز اول سے ہی بڑی طاقتوں کے زیر اثر رہا ہے بلکہ کمزور اور غریب ممالک کو کنٹرول کرنے کے لیے اس کی بنیاد ڈالی گئی تھی اس لیے لیبیا شروع سے طوائف الملوکی کا شکار ہو گیا اور وہاں کا بادشاہ امریکا اور برطانیہ کے ہاتھوں ایک کٹھ پتلی بنا رہا۔ وہاں برطانیہ اور امریکا نے اپنے اڈے قائم کر رکھے تھے۔ عوام چاہتے تھے کہ ان طاقتوں کے اڈوں کو وہاں سے ختم کر دیا جائے، بادشاہ اس عوامی مطالبے کو عملی جامہ پہنانے سے قاصر تھا۔ چنانچہ اس بڑھتی ہوئی عوامی بے چینی سے وہاں کی فوج نے فائدہ اٹھایا اور شاہ کا تختہ الٹ دیا۔ یہ یکم ستمبر ۱۹۶۹ء کی بات ہے کہ فوجی افسروں کے ایک گروپ نے شاہ ادریس کا تختہ الٹنے کے لیے اپنی خفیہ تیاریوں کو عروج پر پہنچا دیا اور اس دن شاہ کا تختہ الٹ دیا، گروپ کی قیادت ستائیس سالہ

میجر محمد معمر قذافی کر رہے تھے، شاہ کا تختہ الٹنے کے بعد محمد معمر قذافی نے حکمرانی کے لیے انقلابی کمانڈ کونسل تشکیل دی۔ قذافی نے حکومت سنبھالنے کے بعد خود کو اسلامی نظام نافذ کرنے کا علمبردار ثابت کرنے کے لیے اسلام کے منافی احکامات وقوانین کو منسوخ کر دیا۔ شراب نوشی، جوا، قحبہ خانے اور نائٹ کلب ختم کر دیے۔ ملک میں قائم امریکی اڈے ختم کر دیے تاہم یہ سب کچھ بعد میں دکھاوا ثابت ہوا، آگے چل کر ثابت ہوا کہ یہ تمام امورعوام کی تائید حاصل کرنے کے لیے انجام دیئے گئے تھے۔ چنانچہ قذافی کے بعد کے اقدامات سے اندازہ ہوتا ہے کہ اسلام کے ساتھ وہ مخلص نہیں ہیں، آگے چل کر انھوں نے عرب قوم پرستی اور عرب اتحاد کی بنیاد پر سیاسی پالیسیاں ترتیب دیں۔ ۱۹۷۷ء میں لیبیا کو سوشلسٹ عرب جمہوریہ قرار دیا۔

۱۹۸۱ء میں امریکی طیاروں نے خلیج سدرہ کے اوپر ایک جھڑپ میں لیبیا کے دو جنگی طیارے مار گرائے۔ ۷ جنوری ۱۹۸۶ء کو امریکا نے لیبیا کے خلاف اقتصادی پابندیاں عائد کر دیں۔ امریکی بحریہ کے جہاز خلیج سدرہ پہنچ گئے۔ ۱۴اپریل کو امریکی طیاروں نے طرابلس اور بن غازی پر شدید بمباری کی۔ ۲ جنوری ۱۹۸۹ء کو امریکی طیاروں نے قذافی کے صدارتی محل پر بمباری کی جس سے قذافی کی ایک بیٹی شہید ہوگئی۔ ۱۵اپریل ۱۹۹۲ء کو امریکا نے لیبیا کے دو باشندوں کو اس کے حوالے کرنے کا مطالبہ کیا، ان پر الزام تھا کہ انھوں نے ۱۹۸۸ء میں پان امریکن کا طیارہ تباہ کر دیا تھا۔ لیبیا نے اپنے باشندوں کی حوالگی سے انکار کر دیا تو اقوام متحدہ نے لیبیا کے خلاف ہر طرح کی پابندیاں عائد کر دیں۔ ۱۵اپریل ۱۹۹۹ء کو لیبیا ان دو مشتبہ افراد کو اقوام متحدہ کے حوالے کرنے پر رضامند ہوگیا جن پر ۲۱ دسمبر ۱۹۸۸ء کو لاکربی کے ہوائی اڈے پر امریکی طیارہ تباہ کرنے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ ۳۰اپریل ۱۹۹۹ء کو لیبیا نے ۹ امریکیوں کو لیبیا کے حوالے کرنے کا مطالبہ کیا، ان امریکیوں نے ۱۹۸۶ء میں لیبیا پر بمباری کی تھی۔ ۳مئی ۲۰۰۰ء کو لیبیا کے دونوں مشتبہ افراد پر عالمی ادارۂ انصاف کی ہیگ (ہالینڈ) میں واقع عدالت میں مقدمہ شروع ہوا۔ کافی عرصہ مقدمہ چلتا رہا بالآخر عدالت نے فیصلہ سنا دیا جس کے مطابق ایک لیبیائی باشندے کو شک کا فائدہ دیتے ہوئے عدالت نے بری کر دیا اور دوسرے کو سزا سنائی۔ طیارے کی تباہی کے نتیجے میں ہلاک شدگان کے لواحقین کو لیبیا نے معاوضہ دینے سے پہلے پہل انکار کر دیا تھا بعد میں لیبیا ان کو معاوضہ کی ادائیگی پر آمادہ ہوگیا۔

طویل عرصہ تک اقتصادی پابندیوں میں جکڑے رہنے کے بعد لیبیا نے پچھلے سال بین الاقوامی برادری میں شامل ہونے کے لیے امریکا اور برطانیہ سے کئی ماہ تک خفیہ مذاکرات کیے جس کے نتیجے میں بالآخر لیبیا نے ان ممالک کے آگے گھٹنے ٹیک دیئے اور اپنے ایٹمی اور غیر ایٹمی ہتھیاروں سے دستبردار ہونے کا فیصلہ کر لیا۔ امریکا اور یورپی برادری نے اسے اپنی کامیابی سمجھتے ہوئے لیبیا کی ''توبہ'' قبول کر لی اور اب لیبیا آہستہ آہستہ ان ممالک کے ساتھ اپنے تعلقات معمول پر لا رہا ہے۔ ان تعلقات کا فائدہ لیبیا کی نسبت امریکا اور یورپی برادری کو ہوگا کیوں کہ لیبیا تیل کی دولت سے مالا مال ملک ہے اور ان ممالک کو اسی کی ضرورت ہے۔ تاہم یہ ممالک طاقت ور ہونے کی بنا پر لیبیا سے اپنی شرائط منوانے کے بعد اسے عالمی برادری میں شمولیت کی اجازت دے رہے ہیں۔ ☆☆☆